سوال

(12) فصل ربیع کی چیزیں ملا کر نصاب مکمل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(1) ایک فصل کی چند چیزیں مثلاً کرنگی برہمی ڈرٹی انجی وغیرہ ازقسم دھان ایک میں شمار ہوں گی اور ان سب کو ملا کر نصاب عشر پورا کیا جائے گا یا علیحدہ علیحدہ کو پہونچیں تب عشر لازم ہوگا؟

(2) اسی طرح فصل ربیع کی چیزیں گیہوں جوچنا ارہر مٹر وغیرہ ملا کر نصاب کو مکمل کر کے عشر لیا جائے گا یا ہر ایک چیز علیحدہ اپنے نصاب کو پہنچے تب عشر عائد ہوگا؟ جو کچھ فیصلہ ہو مدلل ہو اور وجہ استدلال بھی ظاہر ہو۔

(3) بعض حضرات کہتے ہیں کہ: جو گیہوں کو ایک فصل کی ہیں مگر ان کے مجموعہ نصاب کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ علیحدہ علیحدہ جب نصاب کو پہونچے تب عشر لازم ہوگا۔ کیوں کہ حضور ﷺ نے ان کے باوجود ایک فصل ہونے کے حنطہ وشعیر کا علیحدہ علیحدہ ذکر فرمایا ہے۔ کیا یہ استدلال صحیح ہے؟ کیا جس کے پاس حنطہ وشعیر مل کر نصاب پورا ہوتا ہے وہ عشر سے بری ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) دھان کی یہ قسمیں مثلاً: کرنگی برہمی ڈرٹی انجی وغیرہ ایک جنس کی چند انواع ہیں یعنی: جس طرح خرید وفروخت میں ایک قسم اور ایک جنس شمار ہوتی ہیں اور اس لئے ان میں ادھار اور کمی بیشی ممنوع ہے۔ اسی طرح زکوۃ اور عشر کے بارے میں بھی ایک جنس شمار کی جائیں گی اور ان سب کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ نصاب معتبر نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ سب دھان کی قسم سے ہیں اگرچہ ان کے نام مختلف ہوگئے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے کھجور کی مختلف قسمیں ہیں اور ان میں بعض اعلیٰ درجہ کی ہیں اور بعض اوسط اور بعض ادنی درجہ کی اور ان کے نام بھی الگ اور حجم میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اور ان کے کاٹے اور توڑے جانے کے اوقات میں قدرے تقدم وتاخر بھی ہوتا ہے۔ لیکن باایں ہمہ وہ جنس واحد شمار ہوتی ہیں اور سب ملا کر نصاب پورا کیا جاتا ہے اور جس طرح گیہوں کی مختلف قسمیں ہیں اور وہ بہ سب بیع میں جنس واحد شمار ہوتی ہیں اور زکوۃ میں بھی جنس واحد سمجھی جاتی ہیں۔ اسی طرح ارز (دھان) کی تمام قسمیں جنس واحد شمار ہوں گی اگرچہ ان میں نام کے اعتبار سے اور وقت حصاد (کٹائی) کے اعتبار سے اختلاف ہے قال ابن حزم: وَأَمَّا أَصْنَافُ الْقَمْحِ فَيُضَمُّ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ؛ وَكَذَلِكَ تُضَمُّ أَصْنَافُ الشَّعِيرِ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ؛ وَكَذَلِكَ أَصْنَافُ التَّمْرِ بَعْضُهَا إلَى بَعْضٍ الْعَجْوَةُ، وَالْبَرْنِيُّ، وَالصَّيْحَانِيُّ وَسَائِرُ أَصْنَافِهِ (المحلى 3/253)

علامہ ابن حزم نے کہا کہ گیہوں کے تمام اقسام ایک دوسرے کے ساتھ ملائے جائیں گے اسی طرح جو کے سارے اقسام اور کھجور کی کل قسمیں خواہ برنی ہو یا عجوہ یا صیحانی (یہ سب

جھور کی قسمیں ہیں)

وقال ابن قدامہ : وَلَاخِلَافَ بَیْنَہُمْ ، فِي أَنَّ أَنْوَاعَ الْأَجْنَاسِ یُضَمُّ بَعْضُہَا إلَی بَعْضٍ فِي إکْمَالِ النِّصَابِ (المغنی 4/204) وَیُضَمُّ زَرْعُ الْعَامِ الْوَاحِدِ بَعْضُہُ إلَی بَعْضٍ فِي تَکْمِیلِ النِّصَابِ، سَوَاءٌ اتَّفَقَ وَقْتُ زَرْعِہِ وَإِدْرَاکِہِ، أَوْ اخْتَلَفَ الخ (المغنی 4/207)

ابن قدامہ نے فرمایا ہے کہ : نصاب پورا کرنے کے لئے ہر ہر جنس کی کل اقسام ایک ساتھ ملائے جائیں گے مثلا : گیہوں کے ساتھ گیہوں کی کل قسمیں دھان کے ساتھ دھان کی جملہ قسمیں کھجور کے ساتھ تمام اقسام ملائے جائیں گے اس میں اختلاف نہیں ہے) ۔

وقال الباحی : الحنطۃ تجمع أنواعہا کلہا کما تجمع أنواع التمر فتجمع البیضاء إلی السمراء فاذا بلغت النصاب ففیہا الزکوۃ وہذا لاخلاف فیہ

(علامہ باجی نے فرمایا کہ : گیہوں کے تمام اقسام آپس میں ملائے جائیں گے جس طرح کھجور کی سار قسمیں ایک ساتھ محسوب ہوتی ہیں ۔ اس مجموعی شمار سے نصاب پورا ہوجائے تو عشر لازم ہوتا ہے) ۔

ج (2) گیہوں جوچنا ارہر مٹر مونگ ماش مسور سب کی سب الگ الگ جنس ہیں ۔ ان میں ہر ایک جنس کا الگ الگ نصاب معتبر ہوگا ایک کو دوسرے کے ساتھ ملاکر نصاب پورا نہیں کریں گے ۔

قال ابن حزم : ولایضم قمح إلی شعیر ولا تمر الیہما وہو قول سفیان الثوري و محمد بن الحسن والشافعی وأبی سلیمان وأصحابنا (المحلی 3/251)

وقال الموفق بن قدامۃ فی المقنع 1/317 (فقہ الحنابلۃ : ولایضم جنس إلی آخر فی تکمیل النصاب وعنہ (أي عن أحمد) أن الحبوب یضم بعضہا إلی بعض وعنہ تضم الحنطۃ الی الشعیر والقطنیات بعضہا إلی بعض انتہی

وقال ابن اخیہ أبو الفرج بن قدامۃ فی الشرح الکبیر 2/560 : والاولی اصح إن شاء اللہ لانہا أجناس جواز التفاضل فلم یضم بعضہا إلی بعض کالثمار ثم رد علی من قال یضم بعضہا کمالک وعکرمۃ وکذا عمہ الموفق بن قدامۃ فی المغنی 4/204

فَإِنَّہُمْ أَجْمَعُوا عَلَی أَنَّ الصِّنْفَ الْوَاحِدَ مِنَ الْحُبُوبِ وَالثَّمَرِ یُجْمَعُ جَیِّدُہُ إِلَی رَدِیئِہِ ، وَتُؤْخَذُ الزَّکَاۃُ عَنْ جَمِیعِہِ بِحَسَبِ قَدْرِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا - أَعْنِي : مِنَ الْجَیِّدِ وَالرَّدِيءِ - ، فَإِنْ کَانَ الثَّمَرُ أَصْنَافًا أُخِذَ مِنْ وَسَطِہِ

وَاخْتَلَفُوا فِي ضَمِّ الْقَطَانِيِّ بَعْضِہَا إِلَی بَعْضٍ ، وَفِي ضَمِّ الْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیرِ وَالسُّلْتِ فَقَالَ مَالِکٌ : الْقِطْنِیَّۃُ کُلُّہَا صِنْفٌ وَاحِدٌ ، الْحِنْطَۃُ وَالشَّعِیرُ وَالسُّلْتُ أَیْضًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُو حَنِیفَۃَ وَأَحْمَدُ وَجَمَاعَۃٌ : الْقَطَانِيُّ کُلُّہَا أَصْنَافٌ کَثِیرَۃٌ بِحَسَبِ أَسْمَائِہَا ، وَلَا یُضَمُّ مِنْہَا شَيْءٌ إِلَی غَیْرِہِ فِي حِسَابِ النِّصَابِ

وَکَذَلِکَ الشَّعِیرُ وَالسُّلْتُ وَالْحِنْطَۃُ عِنْدَہُمْ أَصْنَافٌ ثَلَاثَۃٌ لَا یُضَمُّ وَاحِدٌ مِنْہَا إِلَی الْآخَرِ لِتَکْمِیلِ النِّصَابِ

وَسَبَبُ الْخِلَافِ : ہَلِ الْمُرَاعَاۃُ فِي الصِّنْفِ الْوَاحِدِ ہُوَ اتِّفَاقُ الْمَنَافِعِ أَوِ اتِّفَاقُ الْأَسْمَاءِ ؟ فَمَنْ قَالَ : اتِّفَاقُ الْأَسْمَاءِ ، قَالَ : کُلَّمَا اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُہَا فَہِيَ أَصْنَافٌ کَثِیرَۃٌ ، وَمَنْ قَالَ : اتِّفَاقُ الْمَنَافِعِ ، قَالَ : کُلَّمَا اتَّفَقَتْ مَنَافِعُہَا فَہِيَ صِنْفٌ وَاحِدٌ وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَسْمَاؤُہَا

فَکُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا یَرُومُ قَاعِدَتَہُ بِاسْتِقْرَاءِ الشَّرْعِ - أَعْنِي : أَنَّ أَحَدَہُمَا یَحْتَجُّ لِمَذْہَبِہِ بِالْأَشْیَاءِ الَّتِي اعْتَبَرَ فِیہَا الشَّرْعُ الْأَسْمَاءَ ، وَالْآخَرُ بِالْأَشْیَاءِ الَّتِي اعْتَبَرَ الشَّرْعُ فِیہَا الْمَنَافِعَ - ، وَیُشْبِہُ أَنْ یَکُونَ شَہَادَۃُ الشَّرْعِ لِلْأَسْمَاءِ فِي الزَّکَاۃِ أَکْثَرَ مِنْ شَہَادَتِہِ لِلْمَنَافِعِ ، وَإِنْ کَانَ کِلَا الِاعْتِبَارَیْنِ مَوْجُودًا فِي الشَّرْعِ وَاللَّہُ أَعْلَمُ

ابن حزم نے فرمایا ہے کہ : گیہوں جو کے ساتھ نہیں دیا جائے گا ۔ اورنہ کھجور گیہوں اور جو کے ساتھ ملائی جائے گی ۔ سفیان ثوری محمد بن حسن شافعی ابو سلیمان وغیرہ ہم کا یہی مذہب

ہے۔ اور موفق بن قدامۃ نے کتاب المقنع میں لکھا ہے کہ تکمیل نصاب کےلئے ایک جنس دوسری جنس کے ساتھ ملائی جائے گی۔ اور امام احمد سے منقول ہے کہ جنس غلہ ایک دوسرے کے ساتھ ملائی جائے گی جیسے گیہوں اور جو آپس میں اس طرح کے دانے ملائے جائیں گے۔

لیکن ابوالفرج بن قدمہ نے کہا ہے کہ: پہلا ہی قول صحیح ہے۔ یعنی مختلف اجناس ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملائی جائیں گی۔

کیونکہ ان ہاتھوں ہاتھ زیادتی کمی کے ساتھ تبادلہ جائز ہے اس لئے بعض دوسرے بعض کے ساتھ ملائے جائیں گے۔ اس کے امام مالک اور عکرمہ وغیرہ جو ملانے کے قائل ہیں ان کر تردیک کی ہے اسی طرح مورفق بن قدامہ نے کتاب المغنی میں تحریر کیا ہے۔

علامہ ابن رشد نے کہا ہے کہ: ایک صنف غلہ کے عمدہ اور ناقص کل اقسام اور ایک قسم کے پھل کی عمدہ اور ردی کل قسمیں آپس میں ملائی کے اندر اختلاف ہے کہ گیہوں اور جو اور سلت (خاص قسم کا جو) ملائے جائیں گے یا نہیں؟ امام شافعی امام ابو حنیفہ امام احمد اور ایک جماعت ائمہ کے نزدیک غلےاپنے ناموں کے لحاظ سے مختلف اقسام اجناس شمار ہوں گے او ران میں کوئی بھی دوسرے کے ساتھ ضم نہ ہوگا جو گیہوں سلت (خاص قسم کا جو) یہ تینوں الگ الگ تین جنس ہیں اس لئے ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ اس باب میں ائمہ کے اندر جو اختلاف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض امامون نے اجناس کےلئے ان ناموں کے اتفاق کا لحاظ کیا ہے یعنی: اگر اجناس کے نام الگ الگ ہیں تو ان کو مختلف اجناس قراد دیتے ہیں۔ جو چنا مٹر گیہوں مسور وغیرہ۔ بنا بریں ان کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا۔ (جیساکہ امام شافعی واحمد ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے) اور بعض اماموں نے اجناس کی منفعت کے اتحاد کا اعتبار کیا ہے یعنی: اگر مختلف غلے منفعت میں متفق ہوں سب سے ایک طرح کا فائدہ اٹھایا جاتا ہو تو ناموں اجناس کی منفعت کے اتحاد کا اعتبار کیا ہے یعنی: اگر مختلف غلے منفعت میں متفق ہوں سب سے ایک طرح کا فائدہ اٹھایا جاتا ہو تو ناموں کے اختلاف کے باوجود یہ غلے ایک جنس شمار کئے جائیں گے۔ اور ایک کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا جیسے مٹر مسور ارہر ار دیہ سب مختلف الاسماء ہونے کے باوجود منفعت میں متحد ہیں۔ لہذا ایک کو دوسرے سے ملایا جائے گا۔

شریعت میں بسا اوقات ناموں کے اتفاق کا لحاظ کر کے احکام صادر فرمائے گئے ہیں اور کبھی کبھی منافع کے بھی اتفاق کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ لیکن ناموں کے اتفاق کا اکثر وبیشتر لحاظ شرح میں ہوا ہے بالخصوص زکوۃ کے باب میں (انتہی) میرے نزدیک ابن حزم وامام شافعی وامام احمد کا مذہب راجح اور قوی ہے۔

وقال الباحی: وَالأَظْهَرُ عِندِي أَن يَكُونَ كُلُّ صِنفٍ مِنهَا صِنفًا مُنفَرِدًا لَا يُضَافُ إِلَى غَيرِهِ فِي الزَّكَاةِ وَالبُيُوعِ؛ لِأَنَّنَا إِن عَلَّلنَا الجِنسَ بِانفِصَالِ الحُبُوبِ بَعضِهَا مِن بَعضٍ اطَّرَدَ ذَلِكَ فِيهَا وَانعَكَسَ وَصَحَّ، وَإِن عَلَّلنَا بِاختِلَافِ الصُّوَرِ وَالمَنَافِعِ صَحَّ - وَاللَّهُ أَعلَمُ وَأَحكَمُ -. (المنتقى شرح الموطا)

عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ عَن رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: «لَا يَحِلُّ فِي البُرِّ وَالتَّمرِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبلُغَ خَمسَةَ أَوسُقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبلُغَ خَمسَ أَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبلُغَ خَمسَ ذَودٍ».

فَنَفَى رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ - الزَّكَاةَ عَمَّا لَم يَبلُغ خَمسَةَ أَوسُقٍ مِنَ البُرِّ، فَبَطَلَ بِهَذَا إِيجَابُ الزَّكَاةِ فِيهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ؛ مَجمُوعًا إِلَى شَعِيرٍ أَو غَيرَ مَجمُوعٍ (المحلی: 3/252)

ابو الولید باجی نے کہا ہے کہ: میرے نزدیک ظاہر یہی ہے کہ ہر قسم کا غلہ اپنی جگہ پر مستقل ایک جنس ہے۔ خرید و فروخت اور زکوۃ کے معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ نہیں ملایا جائے گا کیونکہ شکل وصورت اور منفعت کے لحاظ سے ہر جنس دوسرے سے الگ ہے۔ علامہ ابن حزم نے ابو سعید خدری سے مرفوعا روایت کہ ہے کہ: گیہوں اور کھجور میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی جب تک پانچ وسق (60 صاع) کی مقدار کو نہ پہنچ جائے۔ علامہ ابن حزم نے اس سے استدلال کیا ہے کہ انحضور ﷺ نے اس مقدار گیہوں سے زکوۃ کی نفی کردی ہے جو پانچ وسق کو نہ پھونچے۔ لہذا گیہوں پانچ وسق سے کم ہو تو وسق سے کم ہے۔ آنحضور ﷺ نے اس مقدار گیہوں سے زکوۃ کی نفی کردی ہے جو پانچ وسق کو نہ پھونچے۔ لہذا گیہوں پانچ وسق سے کم ہو تو زکوۃ نہ ہوگی۔ اور اگر ملا کر مجموعی صورت میں پانچ وسق ہو جائے تو پھر بھی زکوۃ نہ ہوگی کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ گیہوں پانچ وسق سے کم ہے۔ آنحضور ﷺ کی نفی زکوۃ کا حکم علی الانفراد گیہوں اور گیہو و جو کی مجموعی حالت دونوں کو عام ہے۔

ج: (3) دعوی صحیح ہے لیکن استدلال مخدوش ہے کیوں کہ جن حدیثوں میں حنطہ وشعیر کا ایک ساتھ ذکر آیا ہے ان میں نصاب کا بیان نہیں ہے اور جن میں نصاب کا ذکر ہے ان میں

دونوں ایک ساتھ مذکور نہیں ہیں بلکہ صرف حنطہ کا ذکر آیا ہے فافہم حنطہ وشعیر دونوں ملاکر نصاب نہیں پورا کیا جائے گا۔ کما تقدم

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 49

محدث فتویٰ